## مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن قرآن کریم کا درس دیتے ہیں۔

صاحبزادہ مبارک احمد کو چند دنوں سے پیچش تھی۔ اب پہلے سے تخفیف ہے۔ اللہ تعالےٰ پوری صحت عطا فرمائے احباب سب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے دعا فرماتے رہیں ٭

۱۱ر نومبر ۱۱ بجکر ۱۱ منٹ پر محاربہ عظیمہ میں فتح کی یادگار میں دو منٹ کی خموشی کی تقریب ادا کی گئی ۔جناب ناظر صاحب اعلیٰ نے تمام دفاتر سلسلہ میں تحریری حکم کے ذریعہ اس کی اطلاع دے دی تھی۔ اور عوام میں ڈھنڈورہ کے ذریعہ اعلان کیا گیا تھا ٭

## مالابار میں تبلیغ احمدیت

جناب حافظ روشن علی صاحب مع مولوی عبدالکریم صاحب مولوی فاضل وارد مالابار ہوئے۔ ہم نے بذریعہ مطبوعہ اشتہارات لوگوں میں خوب منادی کرادی تھی۔ ۲۰ر اکتوبر کنانور اندرون شہر میں ہمارے ایک مخلص احمدی بھائی کی وسیع حویلی میں حسب پروگرام جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ شام کو ½۴ بجے سے ½۶ بجے تک جناب حافظ صاحب کی تقریر فضائل نبوی پر ہوئی۔ پھر ½۸ بجے سے ۱۱ بجے تک دوسری تقریر مولوی عبدالکریم صاحب کی "وفات مسیح" پر ہوئی۔ دوسرے دن ۲۱ر اکتوبر کو ½۴ بجے شام کو پہلی تقریر مولوی عبدالکریم صاحب کی "قرآن کریم کامل الہامی کتاب ہے" پر شروع ہو کر ½۶ بجے ختم ہوئی۔ پھر دوسری تقریر ½۸ بجے حافظ صاحب کی "ختم نبوت" پر عربی میں ۱۱ بجے تک ہوتی رہی۔ جناب حافظ صاحب نہایت روانگی اور سلاست کے ساتھ عربی میں بولتے رہے۔ اور امن وامان کے ساتھ دوسرے دن کا اجلاس بھی ختم ہوا۔

تیسرے دن ۲۲ر اکتوبر بھی ½۴ بجے شام سے ½۶ بجے تک مولوی عبدالکریم صاحب نے مقاصد و اغراض احمدیت پر تقریر کی۔ اور دوسرے وقت ½۸ بجے سے ۱۰ بجے تک حافظ صاحب نے ختم نبوت کے بقیہ حصہ کو اور دیگر بعض ضروری مسائل کو بیان فرمایا۔ بعدہٗ ½۱۱ بجے تک میں نے بہت سے اعتراضات کے جو مطبوعہ اشتہارات اور ملفوف خطوں کے ذریعہ ہمیں پہنچے تھے۔ جوابات دیئے۔ اور اس طرح کنانور میں ہماری پبلک کارروائی ختم ہوئی۔ ۲۳ر اکتوبر جمعہ تھا۔ اس دن حافظ صاحب نے خطبہ جمعہ پڑھانے کے علاوہ ایک خطبہ نکاح بھی پڑھا۔ اور رات کو احمدی مستورات میں ایک تقریر بھی فرمائی۔

۲۴ر اکتوبر کی صبح کو ہم کالی کٹ پہنچے۔ وہاں تقریروں کے لئے دو دن مقرر تھے۔ اور جلسہ کا انتظام ٹاؤن ہال میں کیا تھا ۴ بجے شام حافظ صاحب نے "اسلام عالمگیر مذہب ہے" پر تقریر شروع کر کے ½۶ بجے پر ختم فرمائی۔ اور مغرب کی نماز وہیں پڑھکر ½۶ بجے سے ½۸ بجے تک مولوی عبدالکریم صاحب

نے مقاصد و اغراض احمدیت پر تقریر کی۔ اور پہلے دن کی کارروائی ختم ہوئی۔ کئی سو کی تعداد میں لوگ آئے۔ اور ہمہ تن گوش ہو کر سنتے رہے۔ دوسرے دن ۲۵ اکتوبر اسی طرح کارروائی شروع ہوئی۔ اور دونوں تقریریں حافظ صاحب نے ہی فرمائیں۔ پہلی تقریر اسلامی تصوف پر۔ اور دوسری تقریر عربی میں ختم نبوت پر تھی پہلی تقریر کے اختتام پر لوگوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ ہم اپنے سوالوں کا جواب چاہتے ہیں۔ تقریر بعد میں سنینگے۔ میں نے اٹھ کر جواب دینا شروع کیا۔ جو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا اس اثنا میں لوگ کئی طرح کی حرکتیں کرتے رہے۔ جوابات کے بعد پھر حافظ صاحب کی دوسری تقریر شروع ہوئی۔ اور امن کے ساتھ ختم ہوئی۔ بذریعہ اشتہارات اور زجر و توبیخ لوگوں کو تقریر سننے سے روکنے کے باوجود لوگ کالی کٹ میں بھی کثرت سے آئے۔ اور ہماری تقریر سنتے رہے۔ کالی کٹ و کنانور دونوں جگہوں میں باوجود روکنے کے لوگوں کی شمولیت دیکھ کر اعدا نے ہمارے جلسہ کے قریب اپنے لئے جلسہ کا انتظام کر کے تقریریں شروع کر دیں۔ مگر پھر بھی کثرت سے اور ہمارے خیال سے بڑھ کر لوگ آتے رہے۔

۲۶ اکتوبر کو ہم پینگاڑی پہنچے۔ اور غیر احمدیوں کی جامع مسجد کے صحن میں ۴½ سے ۶½ بجے تک۔ اور پھر ۸½ سے ۹½ تک حافظ صاحب کی دو تقریریں فضائل نبوی اور ختم نبوت پر ہوئیں۔ اور بعدہٗ ۹½ سے ۱۲½ بجے تک میرا مولوی کنجی احمد سابق غیر مبایع حال غیر احمدی سے خدا کے فضل و کرم کے ساتھ کامیاب مباحثہ ہوا۔ اور موافق و مخالف نے تسلیم کیا کہ مولوی صاحب کو کھلی شکست ہوئی ہے۔ بعض محدودے چند متعصب ملاؤں کے باقی سب بہت محظوظ ہو کر گئے ؞

ہم نے ہر جگہ پولیس کا انتظام کیا تھا۔ ورنہ یہ لوگ قلیل اور کمزور جماعت کو دیکھ کر یوں خاموش رہنے کے عادی نہ تھے ہم پولیس کے حکام کے ممنون ہیں۔ کہ وہ ان تینوں جگہوں میں ہمارے لئے امن و امان کے سامان پیدا کرتے رہے ؞

اب مالابار میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایک جوش اور ہیجان برپا ہے۔ اور ہمارے خلاف اشتہاروں کی گرم بازاری ہے۔ اشتہاروں کا یہ سلسلہ جناب حافظ صاحب کی آمد سے چند روز پیشتر سے شروع ہو کر اب تک جاری ہے۔ ہم بھی برابر جواب شائع کر رہے ہیں۔ یہ بیداری ہمارے لئے موجب برکت و ترقی ہو۔ اس موقعہ پر جماعت ہائے احمدیہ کالی کٹ۔ کنانور۔ پینگاڑی کی ہمت و کوشش قابل داد ہے۔ میں سب کا شاکر ہوں۔ اس موقعہ پر ساڑھے تین سو روپیہ مختلف ضرورتوں پر ہم نے خرچ کیا۔ یہ بڑی رقم انہیں غریب افراد نے جمع کی۔ بعض دوست خاص طور پر قابل شکریہ ہیں۔ خوف طوالت سے میں ان کا نام بنام ذکر نہیں کر سکتا لیکن دو احباب کا ذکر نہ کرنا احسان فراموشی ہے ایک مسٹر ایم احمد صاحب آف کالی کٹ۔ جنہوں نے اپنے محکمہ سے دو ہفتہ کی رخصت ایک صد روپیہ سے زائد کا نقصان برداشت کر کے حاصل کی۔ اور جناب حافظ صاحب کی آمد سے کئی دن پیشتر سے لیکر انکی واپسی تک ضروری انتظام کے لئے ان کے ساتھ رہے۔ اور پھر ایک بڑی رقم بھی عنایت فرمائی دوسرے کنانور کے پی عبد القادر صاحب ہیں۔ جو نہ صرف رات دن ایک کر کے کئی دن تک ہمہ تن اس انتظام میں مشغول رہے۔ بلکہ اپنی بڑی حویلی بھی جلسہ کے لئے خالی کرا دی اور وہاں سٹیج۔ کرسیاں۔ بنچ۔ روشنی۔ خوراک وغیرہ کا انتظام بھی کر دیا۔ اور پھر ایک بڑی رقم اپنی جیب خاص سے اس مد میں خرچ کرنے کے لئے مجھے عنایت بھی فرمائی۔ اگر اس شخص کی تن دہی اور مخلصانہ کوشش نہ ہوتی تو کنانور میں خاطر خواہ انتظام ہونا قریباً ناممکن تھا۔ خدا ان سب کو نیک جزا عطا کرے۔ میں کل تقریروں کا ترجمہ مالاباری زبان میں ساتھ سناتا رہا۔ کیونکہ یہاں کے لوگ اردو سے بالکل ناواقف ہیں۔ خاکسار عبد اللہ مالاباری (مولوی فاضل)

امیر جماعتہائے احمدیہ علاقہ مالابار

## کلکتہ میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

تبلیغی وفد جس میں مولوی غلام احمد صاحب و مولوی عبد الغفور صاحب شامل تھے۔ برہمن بڑیہ و مرشد آباد ہوتا ہوا ۳ اکتوبر کو کلکتہ پہنچا۔ وقت کی تنگی اور موزون جگہ کے نہ ملنے اور بعض دیگر وجوہات کے باعث اشتہار نہ دیا جا سکا۔ بہرکیف مولوی عبد الغفور صاحب نے جماعت کی تعلیم و تربیت پر ۵ اکتوبر کو بہت اچھا لیکچر دیا۔ جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ اس کے بعد مولوی غلام احمد صاحب نے تقریباً ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ جس میں احباب کو ان کے فرائض یاد دلائے۔ اور پہلے دن کا جلسہ ۸ بجے شب کو ختم ہوا ؞

۶ اکتوبر کو بکثرت احباب آئے۔ اور بعض غیر احمدی دوستوں کو بھی ساتھ لائے۔ مولوی غلام احمد صاحب کی تقریر صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوئی۔ اور تقریر کے بعد سوالات بھی ہوئے۔ جن کے جواب دیئے گئے۔ کلکتہ جیسی جگہ میں چونکہ بغیر کافی وقت اور پورے انتظام و اشتہار کے لوگوں کا جمع ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اس وجہ سے پبلک جلسہ کا اہتمام نہ ہو سکا بہرکیف مولوی صاحبان کے قیام کلکتہ کے زمانہ میں علاوہ جلسہ کے اوقات کے دوسرے وقتوں میں بھی بعض وہ دوست جن کو موقعہ ملتا۔ حاضر ہو کر استفادہ حاصل کرتے ؞

۷ اکتوبر کو مولوی صاحبان کٹک روانہ ہو گئے۔

خاکسار۔ محمد رفیق احمدی۔ اسسٹنٹ سیکرٹری انجمن احمدیہ کلکتہ

## شیموگہ ریاست میسور میں علماء احمدیہ کا وفد

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ماتحت ۷ اکتوبر مسجد غیر احمدی یان میں شب کے ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک زیر صدارت جناب پیش امام سید خلیل صاحب "فضائل نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر" علامہ صوفی حافظ روشن علی صاحب کا لیکچر نہایت احسن پیرائے میں ہوا۔ سامعین کی تعداد کافی تھی۔ جنہوں نے اطمینان و دلچسپی سے لیکچر سنا۔ دوسرے دن ٹاؤن ہال میں کامل ۲ گھنٹے "اسلامی تصوف" پر علامہ موصوف کی تقریر ہوئی۔ لوگ کثرت سے آئے۔ چند عمائدین شہر و شرفاء بھی تشریف فرما تھے۔ جب مولوی عبد الکریم صاحب کا لیکچر شروع ہوا۔ تو چند شریروں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ اور پتھر وغیرہ پھینکے۔ اور لیکچرار کے واپس آنے لگے۔ تو کسی بدمعاش نے موٹر سیٹ پر گوبر بچھا دیا۔ اور چلتی گاڑی پر بھی حملہ کرنا چاہا۔ مگر ناکام رہے۔ اس موقعہ پر ہم ان شریروں کی ناشائستہ حرکات پر سخت اظہار افسوس کرتے ہوئے جناب عبد الغنی صاحب آنریری مجسٹریٹ اور جناب خضر محمود صاحب تاجر و جناب سید جعفر صاحب زمیندار اور سید خلیل صاحب پیش امام مسجد کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے ہمارے علماء کرام کا نہ صرف گرم جوشی کے ساتھ استقبال کیا۔ بلکہ ہر ایک کارروائی میں نہایت اخلاص سے ہمارا ساتھ دیکر ہمیں مشکور فرمایا اور خود بھی شریک جلسہ ہو کر ہماری عزت افزائی کی ؞

خاکسار۔ میر کلیم اللہ احمدی۔ میل کنٹراکٹر۔ شیموگہ۔ ریاست میسور

## ملازمت کے لئے درخواستیں بھیجنے والوں کو اطلاع

جنوبی ہند کے متعلق میرے پاس پچاس درخواستیں آ چکی ہیں۔ میں نے احباب حیدر آباد کو دو تار دیئے ہیں۔ تاکہ صحیح تعداد معلوم کر سکوں۔ جن کی وہاں ضرورت ہے۔ اور جو بلا کر واپس نہیں کئے جائیں گے۔ ورنہ ۲۳ روپے بٹالہ سے حیدر آباد تک صرف ریل کا کرایہ ہے باقی آگے جنگل میں جانے کے لئے بھی کچھ صرف ہو گا۔ ۳۰ روپیہ فی کس سے کم خرچ نہیں ہو گا۔ اتنی بڑی رقم ضائع نہ ہو۔ جو لوگ بھیجے جائیں گے۔ انہیں فوراً اطلاع دی جائے گی۔ جو نہیں جا سکیں گے ان کے نام الفضل میں شائع کر دونگا۔ باقی درخواستیں دفتر میں ہیں وقتاً فوقتاً ان کے حسب حال کوشش کرتا رہونگا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ ذوالفقار علیخان۔ ناظر امور عامہ۔ قادیان

الفضل (بسم اللہ الرحمن الرحیم)
یوم شنبہ - قادیان دارالامان ۱۴ر نومبر ۱۹۲۵ء

# لنڈن کی پہلی مسجد کا ذکر

## لنڈن کے معزز اخبارات میں

لنڈن میں تعمیر مسجد کے متعلق ناظرین کرام قبل ازیں جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے کی مراسلت ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب لنڈن کے نہایت چند معزز اور کثیر الاشاعت اخبارات کے ان مضامین کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے اس تقریب سعید کے متعلق لکھے ؎

### اخبار ڈیلی گرافک

یہ اخبار اپنے ۲۹ر ستمبر کے پرچہ میں لکھتا ہے :۔

"مل روز روڈ۔ سوتھ فیلڈ نزد ولیڈن کے ایک مکان کے ملحقہ باغیچہ میں احمدی مسلمانوں کی طرف سے ایک عالی شان مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ جس زمین پر یہ مسجد بنائی جا رہی ہے۔ وہ احمدیوں کی زرخرید ہے۔ اور چند سالوں سے وہ اس پر نمازیں پڑھ رہے ہیں۔

کل جبکہ اس مسجد کی بنیادیں کھودی جا رہی تھیں تو اس سے مسلمانوں کی روحانیت آشکارا ہو رہی تھی۔ اور اس روحانیت کا ادنیٰ سا کرشمہ یہ ہے۔ کہ خدا کا گھر بنانے کے لئے یہ لوگ مزدوروں کی طرح خود مٹی کھودتے۔ مٹی اٹھاتے اور دوسرے کام کرتے تھے۔ ہندوستان کے باشندوں کے علاوہ جو اس کام کو اپنے ہاتھوں سے کر رہے تھے۔ ایک انگریز بھی ان کے ساتھ شامل تھا۔ جو باوجود سفید بالوں کے جو کہ اس کی پیرانہ سالی پر دلالت کرتے تھے۔ بڑے شوق سے وہی کام کر رہا تھا۔ جو اس کے انڈین ہم عقیدہ بھائی کر رہے تھے۔

مولوی عبدالرحیم صاحب درد جو سلسلہ احمدیہ کی طرف سے لنڈن میں انچارج ہیں۔ سفید پاجامہ پہنے ہوئے تھے۔ اور دھاری دار عمامہ ان کے زیب سر تھا۔ اسی سے ملتا جلتا لباس ان احمدیوں کا تھا۔ جو ذرا عمر رسیدہ تھے لیکن جو ابھی نوخیز تھے۔ ان کا لباس ان سے مختلف تھا۔ وہ فیر آئیل جمپرز اور انگریزی کنونشنل لباس میں ملبوس تھے ؎

جب یہ لوگ اس کام سے فراغت پا چکے۔ تو مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے بیان کیا۔ کہ اس وقت تک بہت سے انگریز مرد اور عورتیں اسلام قبول کر چکے ہیں" ؎

### ٹائمز آف لنڈن

۲۹ر ستمبر کے پرچہ میں رقمطراز ہے :۔

"لنڈن کی اس پہلی مسجد کی تعمیر کے لئے بنیادیں کھودی جانے کا کام کل شروع کیا گیا۔ جو احمدی مسلمان سوتھ فیلڈ میں تعمیر کرنے لگے ہیں۔ یہ مسجد ایک مکان کے ملحقہ باغیچہ میں بننی تجویز ہوئی ہے۔ جو کہ عرصہ سے احمدیوں کے قبضہ و ملکیت میں ہے اور جہاں وہ مدت سے نمازیں پڑھ رہے ہیں۔ اس مسجد کا سنگ بنیاد پچھلے موسم خزاں میں ہز ہولی نس دی خلیفۃ المسیح (دیدہ الیدہ تعالیٰ) نے اپنے دست مبارک سے رکھا تھا۔ ریورینڈ اے۔ آر درد (مولانا عبدالرحیم صاحب) کی قیادت میں جو کہ احمدیہ مشن کے انچارج ہیں۔ ہندوستانی احمدیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت یہاں اکٹھی ہوئی مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے عربی زبان میں ان ادعیات کی تلاوت کی۔ جو تعمیر کعبہ کے وقت پڑھی گئی تھیں۔ بعد ازاں سلسلہ احمدیہ کے ممبروں نے وہ دعائیں پڑھتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے کھدائی کا کام شروع کیا۔ جو مسجد مدینہ کی تعمیر کے وقت پیغامبر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور آپ کے اصحاب نے پڑھی تھیں

جماعت احمدیہ کے مرکز میں اطلاع دینے کے ماسوا ہندوستان امریکہ۔ سیریا۔ فلسطین وغیرہ تمام ان ممالک میں جہاں اس سلسلے کے افراد ہیں۔ کام شروع کرنے سے پیشتر ہی برقی پیغامات ارسال کر دیئے گئے تھے۔ جن میں اس وقت کی اطلاع دے دی گئی تھی۔ جس وقت کہ لنڈن میں تعمیر مسجد کا کام شروع کیا جانا تھا۔ تاکہ شرق اور غرب۔ شمال اور جنوب ہر چہار اطراف سے ایک ہی وقت میں ایک ہی مقصد کے لئے ایک ہی خدا کے آگے دعائیں کی جائیں ؎

### ڈیلی ٹیلیگراف

۲۹ر ستمبر کے اخبار میں حسب ذیل سطور شائع ہوئی ہیں :۔

" اس دلفریب اور خوشنما انداز کے ساتھ کہ جو اہل شرق کا طرہ امتیاز ہے۔ کل صبح اس مسجد کی تعمیر شروع ہو گئی۔ جو لنڈن میں سب سے پہلی مسجد ہے۔ اور جو مل روز روڈ سوتھ فیلڈ کے ایک باغیچہ میں بنائی جا رہی ہے۔ اور جس کی تعمیر کرنے والی جماعت ہے۔

یہ جماعت مصلحین کی ایک جماعت ہے۔ بتایا جاتا ہے۔ کہ قریباً دو تین سو افراد اس کے شہر لنڈن میں بھی ہیں۔ یہ جماعت احمدیہ اپنے آپ کو سچے اور حقیقی اسلام کی حامل اور اسے اس کی اصل شکل میں پیش کرنے والی بتاتی ہے۔ اس جماعت کے جو افراد لنڈن میں ہیں۔ وہ علاوہ نماز پنجگانہ میں شریک ہونے کے ان لیکچروں میں بھی آتے ہیں۔ جو مقررہ اوقات میں اس جماعت کی طرف سے اسلام کی اشاعت اور اس کی حقیقت کو واضح کرنے کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ ان کا ایک ماہوار رسالہ ریویو آف ریلیجنز بھی یہاں سے نکلتا ہے ؎

تعمیر مسجد کی مذہبی تقریب کل ادا کی گئی۔ جسے شروع کرتے ہوئے امام الصلوٰۃ نے عربی زبان میں ادعیہ ماثورہ کا ورد کیا۔ اور علی الخصوص وہ دعائیں پڑھیں۔ جو ابو الملت (حضرت) ابراہیم نے بوقت تعمیر خانہ کعبہ پڑھی تھیں۔ اور جن پر مجلس مقتدیان "آمین" کہتی جاتی تھی۔ بعد ازاں ان لوگوں نے بانی اسلام (علیہ الف الف سلام) کی تقلید میں بنیادیں کھودنے کا کام اپنے ہاتھوں سے شروع کیا۔ یہ کام [illegible] تک جاری رہا۔ اور اس [illegible] یہ لوگ وہی متبرک دعائیں [illegible] جو کہ پیغمبر محمد ([illegible]) [illegible] اور آپ کے صحابہ نے مدینہ کی سب سے پہلی مسجد بنانے کے وقت پڑھی تھیں ؎

اس مسجد میں جو سفید رنگ کی اور عربی طرز تعمیر کے مطابق ہو گی۔ ایک پچاس فٹ کے قریب مینار بھی ہو گا۔ اس کام میں ہندوستانیوں کے علاوہ ایک انگریز بھی شریک تھا۔

مولوی عبدالرحیم صاحب درد نے پریس کے ایک نمائندے سے کہا :۔ "ہمارا اعتقاد یہ ہے۔ کہ ہماری جماعت کے بانی حضرت احمد (حضرت مسیح موعود) حضرت مسیح کے رنگ میں تشریف لائے تھے۔ مذہب کے نام پر اگر کوئی شخص اب جہاد کا فتویٰ دیتا ہے۔ تو ہمارے نزدیک اس کا یہ فعل اسلام کی تعلیم کے بالکل مغایر ہے۔ سال گذشتہ میں ہماری جماعت کے چند افراد محض اسی عقیدہ کے سبب بڑی بے رحمی کے ساتھ افغانستان میں سنگسار کر دیئے گئے ؎

مسجد کی تعمیر کا کام شروع کرنے سے پیشتر خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ بنصرہ) کو قادیان میں بذریعہ تار اطلاع دی گئی۔ ایسا ہی دمشق۔ سالٹ پانڈ۔ ماریشس۔ قاہرہ۔ لیگوس اور شکاگو وغیرہ تمام ان مقامات پر بھی برقی پیغام ارسال کئے گئے تھے۔ جہاں اس جماعت کے ممبر موجود ہیں۔ ان پیغامات کی غرض یہ تھی۔ کہ اس مبارک تقریب کی ابتدا کئے جانے کے وقت سے ان سب کو اطلاع دی جائے۔ تا اقطاع عالم میں ایک ہی وقت پر اس خدائے قدوس کے مقدس آستانہ پر سر عبودیت جھکا سکیں۔ جس کا یہ گھر بنایا جا رہا ہے

## مسلمانوں پر عالمگیر عذاب اور اسکی وجہ

چونکہ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے خیر امۃ کا خطاب عطا کیا تھا۔ اور ساری دنیا کے لوگوں پر بزرگی اور شرف بخشا تھا اس لئے جب مسلمان مسلمان نہ رہے۔ تو ہر جگہ اور ہر ملک میں سب سے زیادہ مقہور اور مغضوب بھی ہو گئے۔ اور حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے۔ کہ وہ خود بھی اس بات کا صفائی کے ساتھ اعتراف کر رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "سیاست" یکم نومبر لکھتا ہے:۔

"امت مرحوم کے لئے موجودہ زمانہ ابتلاء و امتحان کا ایک نہایت ہی خوفناک وقت ہے۔ آج مسلمانان عالم پر مصائب و آفات کے بادل ہر طرف سے گھٹا باندھ باندھ کر آ رہے ہیں۔ ہر فرد بشر ہر دنیوی طاقت بلکہ کائنات کا ایک ایک ذرہ مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے پر تُلا ہوا نظر آتا ہے۔ اور تو اور [illegible] گھاس کے تنکے بھی مسلمانوں پر حملہ کرنے کو دوڑتے ہیں۔"

اس کے بعد "سیاست" نے ہر ملک اور ہر علاقہ کے مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا فرداً فرداً ذکر کیا ہے۔ اور دکھایا ہے کہ کوئی جگہ ایسی نہیں۔ جہاں مسلمان مصائب و آلام ذلت و بربادی کا آماجگاہ نہ بنے ہوئے ہوں۔ گویا اس وقت اگر کسی قوم پر عالمگیر تباہی مسلط ہو چکی ہے تو وہ مسلمانوں ہی کی قوم ہے

اس کی وجہ بالکل صاف اور واضح ہے۔ اور وہ یہ کہ مسلمانوں نے نہ صرف اس عہد مقدس کو توڑ دیا۔ جو خدا تعالیٰ کے ساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی عزت و عظمت شرف و سعادت کے متعلق استوار کیا تھا۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے اس فرستادہ کا بھی انکار کر دیا۔ جو خدا تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اس زمانہ میں مسلمانوں کو قعر مذلت سے نکالنے کے لئے بھیجا تھا۔ اس جرم کی پاداش میں خدا تعالیٰ کے اس قانون کے ماتحت کہ مَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ ہم اسوقت تک عالمگیر عذاب نہیں بھیجتے۔ جب تک پہلے کوئی رسول مبعوث نہ کر لیں۔ مسلمانوں کی یہ حالت ہو رہی ہے۔ کاش! وہ اب بھی عبرت پکڑیں۔ اور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر لیں۔ تا از دست رفتہ عظمت و شوکت۔ عزت و توقیر حاصل کر سکیں

## آثار مبارکہ کی توہین اور مولوی ظفر علی صاحب

خواجہ حسن نظامی صاحب نے اپنے رسالہ درویش ۱۵ اکتوبر میں لکھا ہے:۔

"میں نے ظفر علی خان صاحب سے آہستگی سے اور سنجیدگی کے ساتھ کہا۔ آپ مدینہ تشریف لیجا رہے ہیں۔ ابن سعود سے کہیئے گا۔ کہ مدینہ منورہ کی نسبت تو ہم کو اطمینان ہے۔ کہ وہاں کوئی گستاخی نہیں ہوئی۔ اور دشمنوں کی مشہور کردہ خبریں غلط ہیں۔ مگر ان کو چاہیئے۔ کہ مکہ معظمہ میں جتنے مزارات اور مقدس مقامات مسمار کئے گئے ہیں۔ ان کو دوبارہ بنوا دیا جائے۔ یہ سنکر ظفر علی خان صاحب چونک پڑے۔ اور انہوں نے نہایت بلند آواز میں کہا۔ کیا ان بتوں کو پھر بنوا دیا جائے؟"

اس سے قبل مولوی ثناء اللہ صاحب مقامات مقدسہ کی عمارتوں اور قبوں کو سومنات کے بتوں سے مشابہت دے چکے ہیں۔ اب مولوی ظفر علی صاحب نے جس افسوسناک طریق سے ان کا ذکر کیا ہے ظاہر ہے اس کے سوائے اسکے اور کیا ظاہر ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے دلوں میں ان متبرک آثار و عمارات کی نہ صرف کوئی عزت نہیں۔ بلکہ ان کی [illegible] سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے خلاف سچی بات سنکر بھی بھٹیاریوں کی طرح جنگ شروع کر دیتے ہیں

بات یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کے نزدیک مذہب بازیچۂ اطفال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ مقامات جن کا احترام مذہبی طور پر ضروری ہے۔ ان کی ہتک معمولی بات سمجھتے ہیں۔

کیا مولوی ظفر علی خان صاحب جو آثار مبارکہ کے متعلق یہ خیال لئے کر گئے ہیں۔ کہ وہ بت ہیں۔ اور بتوں کو توڑنا ہی چاہیئے ان سے توقع ہو سکتی ہے۔ کہ مقامات مقدسہ کو گزند پہنچنے کی نسبت صحیح حالات بتا سکیں گے۔ ہرگز نہیں

## مولوی ثناء اللہ صاحب کی راست بیانی

مولوی صاحب موصوف نے اپنے اخبار "اہلحدیث" ۲ر نومبر میں ایک نامہ نگار کی تحریر پر اپنی طرف سے حسب ذیل حاشیہ آرائی کی ہے:۔

"مرزا اور مرزائیوں کے مذہب کے بطلان پر میرے نزدیک یہی بڑی دلیل ہے۔ کہ مرزا صاحب خود اور مرزائی واقعات بتانے میں جھوٹ سے کام لیتے ہیں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خدام پر اس ڈھٹائی سے الزام لگانیوالے مولوی صاحب کی اپنی جو حالت ہے اس کا پتہ ان کے آج تک کے طرز عمل کے علاوہ اہلحدیث کے اسی پرچہ بلکہ اسی کالم سے جس میں انہوں نے مندرجہ بالا الفاظ شائع کئے ہیں۔ ذیل کے الفاظ سے لگ سکتا ہے:۔

"خبر آئی ہے۔ کہ قادیانی خلیفہ نے ۲۸ اشخاص کو بوجہ مخالفت سلسلہ کے خارج کر دیا۔"

یہ قطعاً غلط اور جھوٹ ہے۔ اور اس امر کا بالکل تازہ ثبوت ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان کے ہمنوا لوگ "واقعات بتانے میں جھوٹ سے کام لیتے ہیں" کیا مولوی صاحب نے اسی راست بیانی کے گھمنڈ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے معتقدین پر جھوٹ کا الزام لگایا ہے

## ایڈیٹر صاحب "بلاغ" سے

رسالہ "بلاغ" امرتسر نے ختم نبوت کے متعلق مضامین لکھنے کا انعامی اعلان کیا تھا۔ جس میں لکھا تھا۔ اگر ختم نبوت کے تردیدی دلائل زبردست اور مسکت ہونگے۔ تو انہی کو درجہ قبولیت دیا جائیگا علاوہ ازیں ہم سے ایڈیٹر صاحب موصوف نے بذریعہ پرائیویٹ خط بھی استدعا کی تھی۔ کہ ہم ان کے اعلان کا ذکر اپنے اخبار میں کریں اس لئے ہم نے احباب کو تحریک کی تھی۔ کہ جو صاحب خامہ فرسائی کرنا چاہیں۔ مقررہ تاریخ تک مضمون لکھ کر ایڈیٹر صاحب مذکور کی خدمت میں بھیجدیں۔ اسپر شملہ کے چار احباب نے نہایت محنت اور کوشش سے مضامین لکھ کر بھیج دئے۔ مگر ماہ اکتوبر کے بلاغ نے اس بناء پر کہ سوائے احمدیوں کے اور کسی نے مضامین نہیں بھیجے۔ اپنی پہلی تجویز کی بجائے ایک شخص کی طرف سے نئی سکیم پیش کر دی ہے۔ جسپر ہمارے شملہ کے احباب کو بجا طور پر شکایت پیدا ہوئی ہے۔ جیسا کہ اس مراسلت سے ظاہر ہے۔ جو اسی پرچہ میں درج ہے۔ ایڈیٹر صاحب "بلاغ" کو چاہیئے۔ کہ کسی نئی سکیم پر غور کرنے کی دعوت دینے سے قبل اپنی پہلی تجویز کو انجام تک پہنچائیں۔ تا ان پر وعدہ خلافی کا الزام عائد نہ ہو۔ اور نہ ان کے متعلق بے اعتباری پیدا ہو

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات و مکاشفات میں بہائیوں کی تحریفات

## نمبر (۵)

(جناب مولوی فضل الدین صاحب کے قلم سے)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۶ اپریل ۱۸۸۵ء کو میر عباس علی شاہ صاحب لودھیانوی کے نام ایک خط لکھا تھا۔ جس کے آخر میں حضور نے اپنا ایک خواب درج فرمایا۔ جو یہ ہے:۔

"آج اسی وقت میں نے خواب دیکھا۔ کہ کسی ابتلا میں پڑا ہوں اور میں نے انا للّٰہ و انا الیہ راجعون کہا۔ اور جو شخص سرکاری طور پر مجھ سے مواخذہ کرتا ہے۔ میں نے اس کو کہا۔ کیا مجھ کو قید کریں گے یا قتل کریں گے۔ اس نے کچھ ایسا کہا۔ کہ انتظام یہ ہوا ہے کہ گرایا جائے گا۔ میں نے کہا۔ کہ میں اپنے خداوند تعالےٰ جل شانہٗ کے تصرف میں ہوں۔ جہاں مجھ کو بٹھائے گا بیٹھ جاوں گا۔ اور جہاں مجھ کو کھڑا کرے گا کھڑا ہو جاوں گا اور یہ الہام ہوا۔ یدعون لک ابدال الشام و عباد اللّٰہ العرب یعنی تیرے لئے ابدال شام کے دعا کرتے ہیں۔ اور بندے خدا کے عرب میں سے دعا کرتے ہیں"۔

حضور کا یہ خواب پہلے مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۸۶ میں شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد بابو منظور الٰہی صاحب لاہوری نے البشریٰ جلد ۱ حصہ دوم صفحہ ۲۳ میں شائع کیا۔ جس کا حوالہ کوکب نے دیا ہے۔ اور بطور اعتراض کے لکھا ہے۔ کہ یہ خواب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے انذاری ہے۔ جس سے آپ کا ناحق پر ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ حضور نے خواب میں اپنے آپ کو ابتلا میں پڑا ہوا دیکھا ہے۔ اور یہ کہ کوئی شخص سرکاری طور پر حضور سے مواخذہ کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ انتظام یہ ہوا ہے کہ گرایا جائے گا۔

اس اعتراض کا پہلا جواب تو یہ ہے۔ کہ اگر خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے آپ کو کسی ابتلا میں دیکھنا حضور کے حق پر نہ ہونے کی دلیل بن سکتا ہے۔ تو کوکب مرزا حسین علی صاحب ایرانی کی نسبت کیا کہے گا۔ جن کی ساری زندگی ہی بقول بہائیوں کے ابتلاؤں میں گذری ہے۔ اور سرکاری قید خانہ میں بھی ایک عرصہ رہنا وہ تسلیم کرتے ہیں۔ بلکہ علی محمد باب جو میرزا حسین علی صاحب ایرانی کا بھی پیشوا تھا۔ وہ تو بقول بہائیوں کے سرکاری قید خانہ میں رکھنے کے بعد قتل بھی کر دیا گیا۔

دوم یہ کہ ابتلاؤں کا سلسلہ ہر نبی کے زمانہ میں جاری رہا ہے۔ اور قرآن شریف نے تو ایمانداروں کی بڑی علامت ہی یہ قرار دی ہے۔ کہ ان پر بڑے بڑے ابتلا آتے ہیں۔ پس اگر حضرت مرزا صاحب کو اس خواب میں کسی ابتلا کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ تو یہ خواب کیونکر آپ کے ناحق پر ہونے کی دلیل ہو سکتی ہے۔

سوم یہ کہ ہر سچے مدعی کے لئے ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے۔ اور اسی سنت کے ماتحت حضرت مسیح موعودؑ پر بھی بہت سے ابتلا آئے۔ جو کچھ حکومت کی طرف سے تھے۔ اور کچھ لوگوں کی طرف سے مگر ہر ابتلاء میں خدا تعالےٰ کی نصرت آپ کے شامل حال رہی۔ آپ کو قید کرنے کی کوششیں بھی کی گئیں۔ اور آپ کے قتل کرنے کے منصوبے بھی کئے گئے۔ اور آپ کو حکومت اور لوگوں کی نظر میں گرانے کی تجویزیں بھی کی گئیں۔ لیکن خدا تعالےٰ نے آپ کو ہر موقعہ پر عزت کے مقام پر رکھا۔ اور دشمنوں کا کوئی منصوبہ بھی کارگر نہ ہوا۔

چہارم یہ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے خواب یا الہام کے ذریعہ کسی آنیوالے ابتلا کی قبل از وقت حضرت مسیح موعودؑ کو خبر دیجانی خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم میں داخل ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو ابتلا آئے۔ وہ آپ کے مدارج کی ترقی کے لئے تھے نہ کہ آپ کے مدارج کو گھٹانے کیلئے۔

پنجم یہ کہ علم تعبیر الرؤیاء کی رو سے اس خواب کا ہر ایک جزو یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ صادق و مصدوق تھے۔ اور کوکب نے جو نتیجہ آپ کے ناحق پر ہونے کا نکالا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ جس کی تفصیل ذیل میں ہے۔

خواب کا پہلا جزو جو یہ ہے۔ کہ "میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ کسی ابتلا میں پڑا ہوں۔ اس کی تعبیر علم رؤیا کی کتاب تعطیر الانام جلد ۱ صفحہ ۵۲ میں یہ لکھی ہے۔ کہ "بلاءٌ ھو فی المنام دال علی الانفراج والسرور والفرج بعد الشدۃ۔ کہ کسی شخص کا خواب میں اپنے آپ کو کسی ابتلاء میں دیکھنا فرحت اور خوشی پر دلالت کرتا ہے۔ اور تکالیف اور مصائب دور ہو کر راحت پہنچنے کے معنے رکھتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعودؑ کو اپنی صریح وحی میں فرماتا ہے۔ "اُرِیحُکَ ولا اُجیحُکَ و اُخرجُ منکَ قوماً"۔ کہ میں تجھے آرام دوں گا۔ اور تیرا نام نہیں مٹاؤں گا۔ اور تجھ سے ایک بڑی قوم پیدا کروں گا"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵)

دوسرا جزو خواب کا یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود یہ فرماتے ہیں۔ "میں نے انا للّٰہ و انا الیہ راجعون کہا"۔ اسکی نسبت اول تو قرآن کریم یہ شہادت دیتا ہے۔ کہ سچے دل سے "انا للّٰہ و انا الیہ راجعون" کہنا ان ہدایت یافتہ صابرین کا کام ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے امتحانوں میں پورے اترتے ہیں۔ اور جن پر خدا کی رحمتیں اور برکات نازل ہوتے ہیں۔ جیسے کہ فرمایا ہے۔ قالوا انا للّٰہ و انا الیہ راجعون اولٰئک علیھم صلوٰتٌ من ربھم و رحمۃٌ و اولٰئک ھم المھتدون۔ کہ جو لوگ کسی ابتلاء پر یہ کہتے ہیں۔ کہ بے شک ہم اللہ ہی کیلئے ہیں۔ اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی ہیں جن پر خدا کی رحمتیں اور برکات نازل ہیں۔ اور یہی ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں۔ دوم انا للّٰہ و انا الیہ راجعون کسی تکلیف اور مصیبت کے موقع پر کہنا صبر کی علامت ہے۔ پس اگر خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو کسی ابتلاء میں دیکھا اور اس وقت انا للّٰہ و انا الیہ راجعون کہا۔ تو اسکے یہ معنے ہیں۔ کہ حضور نے اس تکلیف پر جو حضور کو رؤیا میں دکھائی گئی صبر اختیار فرمایا۔ اور علم رؤیا میں لکھا ہے "من رأی انہ صبر علٰے امرٍ او شدۃٍ فانہ یُرزق رفعۃً و خیراً و حسنَ حالٍ و سلامۃً و عافیۃً و ظفراً" (تعطیر الانام جلد ۲ صفحہ ۲۳) کہ جو شخص خواب میں دیکھے۔ کہ اس نے کسی تکلیف یا نقصان پر صبر کیا ہے۔ تو خدا اسے درجہ بلند عطا فرماتا ہے اور سلامتی اور عافیت اور بھلائی اور فتح نصیب کرتا ہے۔ چنانچہ حضور کے الہامات مندرجہ حقیقۃ الوحی میں یہ الہام موجود ہیں۔ "انک الیوم لدینا مکینٌ امینٌ و انت علیکَ رحمتی فی الدنیا والدین"۔ کہ تو ہمارے نزدیک آج صاحب مرتبہ امین ہے۔ اور تیرے پر میری رحمت دنیا اور دین میں ہے۔ "سلام علیکَ جُعِلتَ مبارکاً۔ انت مبارکٌ فی الدنیا والاٰخرۃ"۔ تیرے پر سلام۔ تو مبارک کیا گیا۔ تو دنیا اور آخرت میں مبارک ہے۔ "یرفع اللّٰہ ذکرکَ و یتم نعمتہٗ علیکَ فی الدنیا والاٰخرۃ"۔ خدا تیرا ذکر بلند کرے گا۔ اور اپنی نعمت دنیا اور آخرت میں تیرے پر پوری کریگا۔ سوم۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون جو خواب میں حضرت مسیح موعودؑ نے پڑھا۔ یہ قرآن کریم کی ایک آیت ہے۔ اور تعطیر الانام جلد ۲ صفحہ ۱۳۹ میں لکھا ہے۔ "من قرءَ القراٰن او شیئاً منہ فی منامہ نال رفعۃً و عزاً"۔ کہ جو شخص خواب میں قرآن مجید یا قرآن مجید کا کوئی حصہ پڑھے۔ وہ درجہ کی بلندی اور عزت کو حاصل کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ کی جناب میں جو عزت اور رتبہ حاصل ہے۔ اس کا مفصل بیان حضور کے الہامات اور کلام میں موجود ہے۔

تیسرا جزو خواب کا یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھا۔ کہ کوئی شخص سرکاری طور پر حضور سے مواخذہ کرتا ہے اس کی تعبیر تعطیر الانام جلد ۱ صفحہ ۲۲۰ میں لکھا ہے۔ "من رأی ان السلطان اخذہ علیٰ ذنبہ فی کل بلد من یمسکہ حتی یبلغ منہ ما یبلغ من صاحب الوبیلۃ فضیت حاجتہ" کہ جو شخص یہ خواب دیکھے۔ کہ بادشاہ نے کسی شہر میں اس سے مواخذہ کیا ہے۔ اور کوئی آدمی مقرر کیا ہے۔ جو اس کو پکڑنے کا اور مشتبہ آدمیوں کے ساتھ جو سلوک ہوتا ہے۔ اس سے وہ سلوک کیا جائے تو ایسے خواب دیکھنے والے شخص کی جو مراد ہو گی وہ پوری ہو گی۔ چنانچہ اسی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے صریح وحی میں فرمایا ہے "خدا تیرے سب کام درست کر دیگا۔ اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷)

چوتھا جزو خواب کا یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سرکاری شخص سے یہ کہا۔ کہ کیا مجھ کو قید کریں گے یا قتل کریں گے۔ تو اس نے کچھ ایسا کہا۔ کہ انتظام یہ ہوا ہے۔ کہ گرایا جائیگا۔ چنانچہ ظاہری طور پر تو اس حصہ خواب کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتداء دعوےٰ مسیحیت و مہدویت سے ہی دشمنوں نے اسی قسم کے منصوبے کئے۔ کہ لوگوں کی نظر میں گرایا اور ذلیل کیا جائے۔ اور ہر قسم کے مکر اور فریب کام میں لائے گئے۔ اور انتظام کیا گیا کہ یہ سلسلہ بڑھنے نہ پائے۔ آپ کے کافر اور مرتد ہونے کے فتوے بھی دیئے گئے۔ لوگوں کو بھی بہت کچھ بہکایا اور بھڑکایا گیا۔ اور حکام سے مل کر بھی آپ کے ذلیل کرنے کی کوشش کی گئیں۔ مگر خدا جو آپ کا حامی اور مددگار تھا۔ اس نے ہر موقعہ پر آپ کا ساتھ دیا۔ اور دشمنوں کو تمام کوششوں میں ناکام و نامراد کیا۔ اور اگر اس حصہ خواب کی تعبیر علم الرویاء میں دیکھی جائے۔ تو وہاں بھی یہ لکھا ہے "من رأی فی المنام انہ ذلیل فانہ یعز وینتصر" (تعطیر الانام جلد ۱ صفحہ ۲۳۸) کہ جو شخص خواب میں اپنے کو ذلیل دیکھے وہ معزز ہو گا۔ اور اس کا بدلہ لیا جائے گا۔" اور کتاب منتخب الکلام برحاشیہ تعطیر الانام جلد اول صفحہ ۲۸۱ میں لکھا ہے "اما الذلۃ فنصرۃ فی التاویل" کہ خواب میں ذلت کے معنے مدد اور نصرت کے ہیں۔ پس اس لحاظ سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو خواب میں یہ دیکھا۔ کہ آپ کے گرانے اور ذلیل کرنے کا مخالفوں کی طرف سے انتظام کیا گیا ہے۔ تو اس کے معنے بھی یہ ہیں۔ کہ خدا آپ کو معزز بنائے گا۔ اور دشمنوں کے مقابلہ میں آپ کی نصرت فرمائے گا۔ چنانچہ خدا تعالےٰ کی صریح وحی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا گیا "انک من المنصورین" کہ تو ان لوگوں میں سے ہے جن کے شامل نصرت الٰہی ہوتی ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۸) اور فرمایا "اذا نصر اللہ المومن جعل لہ الحاسدین فی الارض ولا راد لفضلہ" کہ جب خدا تعالےٰ مومن کی مدد کرتا ہے تو زمین پر اس کے کئی حاسد مقرر کر دیتا ہے۔ اور اس کے فضل کو کوئی رد نہیں کر سکتا۔ پس حاسدوں نے جو کوششیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گرانے اور اس سلسلہ کے مٹانے کی کیں۔ ان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہ گرے۔ اور نہ ذلیل ہوئے بلکہ آپ کی عزت اور درجہ اور بھی بلند ہوا۔ اور آپ کے سلسلہ نے اور بھی زیادہ ترقی کی۔ اور آپ نے خواب میں جو یہ کہا کیا مجھے کو قید کرینگے یا قتل کرینگے۔ تو علم رویا میں قتل کی تعبیر بھی یہ لکھی ہے "من رأی انہ یقتل فانہ تطول حیاتہ ویصیب خیراً من الغنائم" کہ جو شخص اپنا قتل ہونا خواب میں دیکھے۔ اسکی عمر لمبی ہو گی اور مختلف قبائل سے اس کے پاس مال آئیگا۔ چنانچہ اس کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صریح وحی میں بھی فرمایا گیا۔ "اطال اللہ بقاءک" خدا تیری عمر دراز کرے گا (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷) اور مختلف فرقوں اور قبیلوں سے جو جماعت حضور نے تیار کی ہے۔ ان کے اموال بھی حضور کے لئے قربان ہیں۔

چونکہ اس خواب میں حضور نے اس سرکاری آدمی سے صرف پوچھا تھا کہ کیا مجھ کو قید کریں گے یا قتل کرینگے۔ اور قتل اور قید ہونا حضور نے نہیں دیکھا۔ اس واسطے علم رویاء کی رو سے قید اور قتل کے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہا۔ کہ میں اپنے خداوند تعالےٰ جل شانہ کے تصرف میں ہوں۔ جہاں مجھ کو بٹھائے گا بیٹھ جاؤں گا۔ اور جہاں مجھ کھڑا کرے گا کھڑا ہو جاؤں گا۔ گویا حضور نے خواب میں بھی خدا تعالےٰ کی جو مرضی ہو گی۔ اس کے ساتھ اپنی موافقت ظاہر کی ہے۔ اور رضا بالقضا کا اظہار کیا ہے۔ اور اس کے متعلق علم رویا میں لکھا ہے۔ "موافقت علےٰ امر اللہ تعالےٰ فی المنام دلیل الحب لاخوان الصالحین والهجر لاخوان السوء" (تعطیر الانام جلد ۲ صفحہ ۲۴۳) کہ خواب میں خدا کی مرضی کے ساتھ موافقت ظاہر کرنا اس بات کی دلیل ہے۔ کہ خواب دیکھنے والا برے رشتہ داروں کو چھوڑ دے گا۔ اور نیک رشتہ داروں اور نیک متعلقین سے محبت کرے گا۔ چنانچہ اس کے بعد حضور نے اللہ تعالےٰ کے منشا کے ماتحت اپنے ایسے رشتہ داروں اور متعلقین سے تو قطع تعلق کا اشتہار دیا جو اخوان سوء تھے۔ اور ان لوگوں سے پیار کیا۔ جو صالحین تھے۔

خواب کے آخر میں حضور فرماتے ہیں۔ پھر یہ الہام ہوا "یدعون لک ابدال الشام وعباد اللہ العرب" یعنی تیرے لئے ابدال شام کے دعا کرتے ہیں۔ اور بندے خدا کے عرب میں سے دعا کرتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ حضور کے اخوان صالحین اور اتباع کا سلسلہ یہاں تک بڑھائے گا۔ کہ شام اور عرب میں بھی لوگ آپ کے لئے دعائیں کریں گے۔ چنانچہ نزول المسیح صفحہ ۶ میں حضور اللہ تعالےٰ کے وعدہ کا ذکر فرماتے ہیں۔ کہ "آج سے تئیس برس پہلے براہین احمدیہ میں یہ الہام موجود ہے۔ کہ لوگ کوشش کرینگے کہ اس سلسلہ کو مٹا دیں۔ اور ہر ایک مکر کام میں لائیں گے۔ مگر میں (اللہ تعالےٰ) اس سلسلہ کو بڑھاؤں گا۔ اور کامل کروں گا۔ اور وہ ایک فوج ہو جائے گی۔ اور قیامت تک ان کا غلبہ رہے گا۔ اور میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک شہرت دوں گا۔ اور جوق در جوق لوگ دور دور سے آئیں گے۔"

حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) کے خواب زیر بحث کی جو تفصیل اور تعبیر علم رویا اور حضور کے دوسرے الہامات کی روشنی میں اوپر بیان کی گئی ہے۔ اس سے ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ خواب کیسا مبشر تھا۔ اور بہائی پرچہ کوکب نے جو اس خواب کو منذر سمجھ کر اس سے حضور کے ناحق پر ہونے کا استدلال کیا ہے وہ کس قدر غلط ہے۔

---

# "بلاغ" اور ختم نبوت

بلاغ مجریہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء میری نظر سے گذرا جس میں ختم نبوت کے انعامی مضمون پر ایک نوٹ اور ایک سکیم شائع کی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"تین مہینے گذر گئے۔ جب ہم نے حسب التحریک خواجہ عباداللہ صاحب اختر علمائے کرام سے ختم نبوت پر مضامین لکھنے کی درخواست کی تھی۔ لیکن سوائے تین چار اصحاب جماعت احمدیہ (قادیان) کے سب خاموش ہیں۔ چوہدری عبدالعزیز صاحب بٹالوی نے زیر عنوان "اسکیم اصلاح" ختم نبوت پر مضامین لکھنے کی جو تجاویز پیش کی ہیں۔ اور جو رسالہ ہذا کے صفحہ ۹ پر درج ہیں۔ علمائے کرام ان کا مطالعہ کریں۔"

معلوم نہیں ایڈیٹر صاحب "علمائے کرام" کی خاموشی پر کیوں متعجب ہیں۔ اور امت مرحومہ کے شکستہ ساز سے بجز خاموشی کے کیا سننا چاہتے ہیں۔ گذشتہ سال ان علمائے کرام کو چھوڑ دنیائے اسلام کے تمام علماء کو ریوٹر کی برقی خبروں نے پے در پے ویمبلی کانفرنس کی طرف بلایا تھا۔ لیکن ان کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ پس ایڈیٹر بلاغ کے انعامی مضمون کی تحریک کانفرنس ویمبلی سے کچھ زیادہ نہ تھی۔ پھر وہ روحانی مردوں سے اس سے بڑھ کر کیا امید رکھ سکتے ہیں۔ کیا اب بھی "بلاغ" کو اس میں

کچھ شبہ ہے۔ کہ یہی وقت امام کی آمد کا ہے۔ کہ وہ دنیا میں آن کر مردوں کو زندہ کرے۔ اور کیا اب بھی کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ جو مردہ مسلمانوں کے قالب میں اسلامی روح ڈالے۔ بس مسئلہ ختم نبوت تو اسی سے حل ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد ہم ایڈیٹر صاحب بلاغ سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ وہ مضامین جو ان کے اعلان کے مطابق انہیں روانہ کئے گئے تھے۔ ان کا کیا حشر ہوا۔ یقیناً وہ ان کے بستہ کی زینت کے لئے نہیں لکھے گئے تھے۔ بلاغ کا صرف یہ کہکر کہ "سوائے تین چار اصحاب جماعت احمدیہ (قادیان) کے سب خاموش ہیں" ان مضامین کے انتخاب کا ذکر نہ کرنا۔ ان کے انعامی اعلان کو باطل نہیں کر سکتا۔ اور نہ ان کے علمائے کرام کی خواب غفلت کی نحوست کا اثر ہم پر پڑنا چاہیئے۔ علماء کا میدان مقابلہ میں نہ آنا ہی ان کی شکست فاش ہے۔ بس ایڈیٹر صاحب بلاغ کو چاہیئے۔ کہ حسب اعلان و وعدہ ان مضامین میں سے اعلیٰ مضمون کو منتخب کرکے بلاغ میں جگہ دیں۔ اور پھر نئی سکیم پیش کریں۔ ہم خوش ہیں۔ کہ آپ کی نئی سکیم کامیاب ہو۔ بلکہ دس ہزار کی جگہ بیس ہزار انعام ہو۔ اور بک ڈپو اور کالج کھلیں۔ لیکن یہ معلوم رہے۔ کہ اگر ان علمائے کے ہاتھ میں کچھ حق ہوتا۔ تو بغیر آپ کے انعام کے بھی وہ اس مسئلہ پر مضمون لکھ سکتے تھے۔ ختم نبوت جیسے مسئلہ پر ان کا مضمون نہ لکھنا۔ اس امر پر دلالت نہیں کرتا کہ انعام تھوڑا تھا۔ بلکہ اس امر پر دلالت کرتا ہے۔ کہ ان کے پاس کچھ نہیں اور لا یمسہ الا المطہرون کے مطابق انہیں قرآن دانی سے حصہ نہیں دیا گیا۔

پس مطابق اعلان

"بر ختم نبوت پر اہل علم مدلل مضامین لکھیں۔ جس صاحب کا مضمون مخالف یا موافق تردیدی یا تائیدی بلحاظ دلائل سب سے اعلیٰ ہوگا۔ ان کی خدمت میں ایک اشرفی بطور انعام پیش کی جائے گی۔ . . . اور منتخب مضمون فاضل ممبران کمیٹی کی اجازت کے بعد بلاغ میں شائع کیا جائے گا"

ہمارا حق ہے۔ کہ ہم مطالبہ کریں۔ کہ کیوں وہ مضمون جو ان مضامین میں سے اعلیٰ ہو شائع نہ کیا جائے۔ اور کیوں حسب وعدہ انعام اعلیٰ مضمون نگار کو نہ دیا جائے۔ بلاغ کو الٰہی ارشاد لِمَ تقولون ما لا تفعلون۔ کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون کا پاس رکھنا چاہیئے۔

(خاکسار عبدالحکیم احمدی۔ ہیڈ کوارٹر۔ رائل ایر فورس شملہ)

## تلاش کتاب

انگریزی کتاب "کروی فکشن بانی این آئی ڈنمنس" جو عرصہ ہوا میں نے امریکہ سے منگوائی تھی۔ اور اکثر احباب نے لی تھی۔ اور اب نایاب ہے۔ اسکی عاجز کو ضرورت ہے۔ اگر کوئی صاحب فروخت کرنا چاہیں۔ تو مجھے اطلاع دیں۔

مفتی محمد صادق۔ قادیان

# ہندوستان کی خبریں

—— خیبر ریلوے جس پر بیس کروڑ ۲۵ لاکھ روپیہ صرف ہُوا۔ اور پانچ سال میں تیار ہوئی ہے ۲ر نومبر کو جاری کردی گئی۔ رسم افتتاح سر چارلس آنز نے ادا کی۔ جس میں بہت سے ہندوستانی رؤسا نے بھی حصہ لیا۔ جمرود اور لنڈی کوتل کے درمیان ۲۶ میل کا فاصلہ ہے۔ اس لائن میں ۳۴ سرنگیں ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ لائن دنیا بھر کی ریلوے لائنوں سے زیادہ گراں بنی ہے ؎

—— حضور نظام حیدرآباد (دکن) نے مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی عبدالماجد صاحب بدایونی اور خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کے وظائف کے التواء کا حکم صادر فرمایا ہے۔ اور اخبار زمیندار کا داخلہ بذریعہ ایک فرمان مورخہ ۷ر ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ ممالک محروسہ میں ممنوع قرار دے دیا ہے ؎

—— لاہور میں لارڈ لارنس کے مجسمے کا جو قلم اور تلوار چند روز ہوئے کسی نے توڑ دیا تھا اسکی اب مرمت کر دی گئی ہے۔ اور پولیس کا ہر وقت وہاں پہرہ مقرر کیا گیا ہے۔

—— ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی عدالت سے فخری باشا سفیر ترکی متعینہ کابل کے زیورات و نقدی مالیتی ایک لاکھ بیس ہزار چرانے کے عوض میں ایک یورپین مسمی ٹی۔ ایچ لاک سابق اگزکٹو انجینر کو زیر دفعہ ۴۰۵ تعزیرات ہند دو سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔ مجسٹریٹ نے فیصلہ کرتے ہوئے لکھا۔ میں ایک یورپین کو جس قدر سزا دینے کا اختیار رکھتا ہوں۔ اسے استعمال کرتا ہوں ؎

—— یکم نومبر سے گوردوارہ ایکٹ جاری ہو گیا۔ اور امرتسر ٹاؤن ہال میں ۴ محرر اس لئے بٹھا دیئے گئے ہیں۔ کہ ہر ایک سکھ جس کی عمر ۲۱ سال سے زائد ہو۔ اس کی حسب خواہش لیجسلیٹو کونسل کے لئے رائے دہندگان کی فہرست میں اس کا نام درج کریں۔

—— ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی عدالت سے مسجد بازار سریاں والی کے متعلق جو چکڑالویوں کے قبضے میں ہے۔ یہ فیصلہ ہُوا ہے۔ کہ اسمیں اہل اسلام کے ہر فرقہ کا آدمی اپنے طریق پر آزادانہ نماز ادا کر سکے گا ؎

—— مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کے بعض ممبران سٹاف شکار کھیلنے کے لئے گئے۔ جن میں سے ایک صاحب اپنے ہمراہ اپنے دس سالہ بچے کو بھی لے گئے۔ جسے ہرن کی بجائے گولی لگ گئی۔ اور فوراً مر گیا ؎

—— کلکتہ۔ ایسٹ انڈیا ریلوے کی مشیر کمیٹی کے جلسہ میں (ایجنٹ) صدر جلسہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ یکم جنوری سے ڈیوڑھے اور تیسرے درجہ کے کرایوں میں تخفیف کرنے کا فیصلہ ہو گیا ہے ؎

—— چند روز سے امرتسر میں مسلمانوں اور آریہ سماجیوں کے مابین مباحثے ہو رہے تھے۔ ڈپٹی کمشنر امرتسر نے ایک خاص حکم کے ذریعے آئندہ مباحثوں کو روک دیا ہے ؎

—— مسٹر محمد یعقوب مجلس وضع قوانین ہند نے وائسرائے کے نام برقی پیغام ارسال کیا ہے۔ کہ شام میں فرانس نے ہزارہا مسلمانوں کو بڑی بے دردی اور بے رحمی سے قتل و غارت کر دیا ہے۔ اور دمشق کو جو تہذیب اسلام کا ایک قومی مسکن ہے۔ بڑے وحشیانہ طریق سے تباہ و برباد کر دیا ہے۔ جناب سے بصد خلوص و آرزو عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ انسانیت و آدمیت کے نام پر حکومت برطانیہ کو آمادہ ہو جائیں دو انتخب کریں۔ کہ جمعیت اقوام اس معاملہ میں مداخلت کرے۔ اور فرانس کو مزید خونریزیوں اور مظالم و شدائد سے روکے۔

—— دمشق میں فرانسیسی مظالم کے خلاف اور ان کے سدباب کے لئے خلافت کمیٹی کے بعض لیڈروں نے غازی مصطفےٰ کمال پاشا کو انگورہ میں۔ سلطان فواد کو قاہرہ میں۔ امیر امان اللہ خاں کو کابل میں۔ ہز اکسیلنسی رضا خاں کو طہران میں تار دیئے ہیں۔ کہ وہ مجلس اقوام میں اس معاملے کو پیش کر کے قرار واقعی طور پر اس کا انسداد کرانے کی کوشش کریں۔ ایسا ہی ایک تار سلطان ابن سعود کو بھیجا گیا ہے۔ کہ وہ بھی اگر ممکن ہو تو امام یحییٰ کو اپنے ساتھ شریک کر کے ان ناقابل برداشت مظالم سے اہل دمشق کو نجات دلانے کی کوشش کریں ؎

—— پنجاب کے اندر سرگودہ۔ راولپنڈی۔ گوجرات۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ جالندھر۔ ہوشیارپور۔ کلو اور انبالہ میں نئے گورنمنٹ انڈسٹریل (صنعتی) سکول جلد کھلنے والے ہیں ؎

—— لاہور۔ ۹ر نومبر۔ نقص امن اور ملک معظم کی رعایا میں افتراق اور انشقاق کے احتمال سے مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کو حدود ضلع لاہور میں دو ماہ تک تقریریں کرنے سے ڈپٹی کمشنر لاہور نے حکماً روک دیا ہے ؎

—— کوئمبتور ریلوے سٹیشن پر ایک شخص گاڑی کے نیچے آ کر مر گیا۔ ایک خاندان کے چند لوگ اسے شناخت کر کے لے گئے۔ اور باقاعدہ اس کی تجہیز و تکفین کی۔ اس کے تین دن بعد مقتول زندہ و سلامت اپنے گھر واپس آ گیا۔ جس سے اس کے رشتہ داروں میں بڑی حیرت و خوشی ہوئی۔ بعد میں تحقیقات سے معلوم ہُوا۔ کہ وہ کوئی اور شخص تھا۔ جو گاڑی کے نیچے کچلا گیا۔ اور شناخت غلط ہوئی تھی۔ یہ شخص دراصل زندہ تھا ؎

—— ۸ر نومبر علی برادران لکھنؤ میں تقریریں کرنے کیلئے گئے۔ لیکن ہجوم میں سے بعض کے لٹھ بلند ہونے سے فساد کا خطرہ دیکھ کر جلسہ منعقد نہ کیا جا سکا۔ اور نہ وہ تقریر کر سکے ؎

# ممالک غیر کی خبریں

—— بیروت کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ شہر دمشق سے تین ہزار رفلوں کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ جو داخل کر دی گئی ہیں۔

—— ٹائمز کا نامہ نگار مقیم دمشق رقمطراز ہے۔ کہ لوگوں کو بالکل خاموش کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ بازار اب پھر کھل رہے ہیں۔ لیکن شہر میں سناٹے کا عالم ہے۔ شہر کے باہر جو سڑکیں ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی محفوظ نہیں ہے۔ فرانسیسیوں کی طرف سے ڈاکوؤں کے گاؤں جلا دیئے گئے۔ جس کا یہ نتیجہ ہُوا کہ ڈاکوؤں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ بے خانماں لوگ بھی ڈاکوؤں کے ساتھ مل رہے ہیں۔ اور جہاں سے جو کچھ مل جاتا ہے۔ لوٹ لیتے ہیں۔ اس وقت تک ۸ ہزار آدمی بے خانماں ہیں۔ جنرل اسرائیل بڑی مشکل سے بچ سکا۔ جب اس کے مکان کو آگ کی نذر کیا جانے لگا تھا۔ تو وہ وہاں سے نکل گیا تھا ؎

—— اسکندریہ۔ فرانسیسی بیان کے مطابق دمشق کی گولہ باری کے ضمن میں جو لوگ سڑکوں پر مردہ پائے گئے۔ ان کی تعداد ۱۲۰۰ ہے۔ اور گری ہوئی عمارتوں کے نیچے سے ۴۹ نعشیں برآمد ہوئیں ؎

—— پیرس ۵ر نومبر۔ دمشق کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ فوجی حکام نے باشندگان کو اطلاع دے دی ہے۔ کہ باغیوں پر جو شہر میں مقیم ہیں۔ ممکن ہے کہ پھر گولہ باری کی جائے ؎

—— لنڈن۔ ٹائمز کا نامہ نگار دمشق رقمطراز ہے۔ کہ شہر میں تو صورت حالات تسلی بخش ہے۔ لیکن علاقہ کی حالت بہت خطرناک ہے۔ ہر جگہ باغی غالب آ رہے ہیں۔ یورپینوں کی حفاظت خطرہ میں نظر آتی ہے۔ دمشق اور حماس کے درمیان باغیوں نے ایک صوبجاتی گورنمنٹ قائم کر لی ہے۔

—— پیرس ۶ر نومبر۔ اخبار "ٹمپن" کا ایڈیٹر نے شام کی ہائی کمشنری کے عہدہ کو قبول کر لیا ہے۔ آپ فرانسیسی دارالامرا کے رکن بھی ہیں ؎

—— روما۔ ۵ر نومبر۔ نیم سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ سابق سوشلسٹ ڈپٹی سگنور زینو یونی کو اس الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کہ وہ مسولینی وزیر اعظم اٹلی پر قاتلانہ حملہ کرنے کی تیاریاں مکمل کر چکا تھا۔ اس کی گرفتاری عین اس وقت عمل میں آئی۔ جب کہ وہ اپنے مجرمانہ اقدام کے لئے کیل کانٹے سے لیس ہو چکا تھا ؎

—— قاہرہ ۶ر نومبر۔ توتنخ آمون کی قبر کھودنے کا کام عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ دوسرے تابوت کو بھی کھولا جائے گا ؎